مولای صل وسلم دائما ابدا ‏ **درس حدیث** ‏ علی حبیبک خیر الخلق کلہم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین !

غرغرے کے وقت توبہ قبول نہیں ہوتی !

گناہوں سے حَبطِ عمل اور اُس کے درجے !

(درسِ حدیث نمبر ۶۸/ ۲۰۸ ‏ ۲۲ رشعبان المعظم ۱۴۰۶ھ/۲ رمئی ۱۹۸۶ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرتِ آقائے نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءَ فِیْ قَلْبِہٖ اس کے دل میں سیاہ نقطہ سا بن جاتا ہے فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ اگر وہ توبہ کر لے ''توبہ'' کا مطلب ہے گناہوں سے رجوع کر لینا وَاسْتَغْفَرَ خدا سے مغفرت چاہنا معافی چاہنا صُقِلَ قَلْبُہٗ تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے صیقل ہو جاتا ہے ! وَاِنْ زَادَ اگر وہ گناہ مزید کرتا ہی رہے زَادَتْ تو یہ سیاہی بھی بڑھتی رہتی ہے حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَہٗ حتی کہ وہ اس کے دل کو ڈھانپ لیتی ہے ! !

اس وقت جب یہ حالت ہو جائے کہ دل کو ڈھانپ لے سیاہی اس کو بتاتے ہیں رسول اللہ ﷺ کہ اس کو قرآنِ پاک میں ''رَیْن'' کہا گیا ہے ! [1]

اور ارشاد ہے سورۂ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ میں ﴿ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴾ ان کے دلوں پر ''رَیْن'' کی کیفیت پیدا کر دی ہے جو کام کرتے تھے ان کاموں نے ! یعنی برائیوں نے جن سے انہوں نے توبہ نہیں کی استغفار نہیں کیا تھا اس کی وجہ سے اس حالت پر پہنچ گئے ! !

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب الاستغفار و التوبۃ رقم الحدیث ۲۳۴۲

توبۃ اور استغفار کا مطلب :

''توبۃ'' کا مطلب ہے برائی کو برائی سمجھ کر چھوڑ دینا خدا کی طرف رجوع کرنا ! اور'' استغفار'' کا مطلب ہے خدا سے ان کی معافی کو چاہنا ! قرآن پاک میں جو آتا ہے ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴾ [۱] قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے اور ان کے درمیان حجاب ہوگا یہ حجاب میں رکھے جائیں گے اللہ کی رؤیت سے ! تو یہ حالت توبہ نہ کرنے سے ہوتی ہے اور اگر توبہ کرتا رہے تو پھر فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کہ وہ صاف ہوتی رہتی ہے ! !

غرغرے کے وقت توبہ قبول نہیں ہوتی اور اس کی وجہ ؟

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ [۲] اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول فرماتے رہتے ہیں جب تک اس کی غرغرے کی کیفیت نہ ہو ! غرغرے کی کیفیت میں تو وہ عالَم نظر آنے لگتا ہے اس کو یہاں سے غفلت ہو جاتی ہے وہی چیزیں سامنے نظر آتی ہیں تو اس وقت اگر توبہ کرے گا تو وہ معتبر نہیں ! کیونکہ اس وقت کی توبہ اور اس وقت کا ایمان'' ایمان بالغیب ''نہیں ہے ! اور قرآن پاک میں ہے ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾ اس وقت تو دیکھ کر ایمان خود بخود ہی آجاتا ہے ! ! تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں بندوں کی توبہ قبول کرتا رہتا ہوں ! اور یہ وعدہ ہو گیا اللہ کا کہ جب کوئی توبہ کرے گا تو وہ قبول فرمائے گا یہ اس کا وعدہ ہے ! مگر کب تک ؟ مَالَمْ يُغَرْغِرْ جب تک غرغرے کی کیفیت نہ ہو ! غرغرے سے مراد وہ عالَم روشن ہونا ہے ! جیسے قرآن پاک میں آتا ہے

﴿ اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ﴾ [۳]

ملائکہ ان سے پوچھتے ہیں جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنے آپ پر یعنی گناہ کے کام کیے ہیں

---

[۱] سُورۃ المطففین : ۱۴ ، ۱۵ [۲] مشکوۃ المصابیح کتاب المناقب رقم الحدیث ۲۳۴۳

[۳] سُورۃ النساء : ۹۷

اور کہیں یہ آتا ہے ﴿ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ﴾ ۱
فرشتے ہاتھ دراز کیے ہوئے ہوتے ہیں کہ اپنی جان ادھر لاؤ نکالو !

اور وہ ہٹتا ہے پیچھے ! تو یہ کیفیت ان لوگوں کی ہے جو کفر پر ہیں معاذ اللہ ! اور ڈرایا یہی گیا ہے حدیث شریف میں کہ یہ گناہ جو ہیں یہ بڑھتے بڑھتے بڑھتے بڑھتے بہت دور لے جاتے ہیں اس کو ! معاذ اللہ نفاق اور کفر تک لے جاتے ہیں ! کیونکہ جب یہ بڑھتا ہی جائے گا اور آدمی توبہ کرے گا ہی نہیں تو پھر وہ دوسری طرف ہی نکل جائے گا !

خاص مصیبتوں اور بیماریوں سے پناہ :

کچھ مصیبتیں بھی ایسی ہیں جن میں بتایا گیا کہ ان سے پناہ چاہنی چاہیے اللہ سے ! كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا اَوْكَمَاقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۲ یہ فقر بھی قریب ہے کہ کفر ہو جائے ! خود پناہ مانگی ہے آپ نے قرض سے دَین سے وغیرہ ! ایک صحابی نے پوچھا کہ آپ بہت زیادہ اس سے پناہ مانگتے ہیں تو فرمایا کہ انسان جب مقروض ہو جاتا ہے زیرِ بار ہو جاتا ہے تو وعدہ بھی کرتا ہے تو جھوٹا وعدہ ہوتا ہے وَعَدَ فَاَخْلَفَ ۳ نہیں پورا کرسکتا ! ! !

اور بیماریوں سے بھی اللہ کی پناہ کا بتایا گیا ہے مثلاً سَيِّءِ الْاَسْقَامِ ۴ برے امراض سے ! بڑھاپا تو کوئی بات نہیں ، بڑھاپے میں حواس نہ رہنا بہت بری بات ہے ! ! قرآن پاک میں ہے ﴿ مَنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ ﴾ پھر لوٹا کے بہت ہی بدترین عمر کے حصے میں اس کو پہنچا دیا جاتا ہے ! ﴿ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ﴾ ۵ ایسا دور آتا ہے کہ جاننے کے بعد پھر ایسا ہو جاتا ہے جیسے کچھ نہیں جانتا ! ﴿ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ﴾ ۶ اور ہم جس کی عمر بہت لمبی کر دیتے ہیں اس کو پھر الٹا لوٹا دیتے ہیں اس کی پیدائش کی طرف (بچہ کی طرح) ! ؟

---

۱ سُورۃ الانعام : ۹۳ ۲ مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث ۵۵ ۳ ایضًا رقم الحدیث ۹۳۹
۴ ایضًا رقم الحدیث ۲۴۷۰ ۵ سُورۃ النحل : ۷۰ ۶ سُورۃ یٰسین : ۶۸

بس پھر وہ کم عقلی کی طرف آجاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے اس سے اور بتایا ہے کہ پناہ مانگو

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ [۱]

میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے عمر کے بدترین حصے کی طرف لوٹایا جائے !

بہت بہت بیمار ہوجاتے ہیں بہت بہت بوڑھے ہوجاتے ہیں کئی کئی سو سال کی عمریں ہوتی ہیں لیکن حواس صحیح رہتے ہیں ! ! تو یہ خدا کا انعام ہے ! !

اور حواس صحیح نہ رہیں تو اس سے پناہ چاہی ہے ! وہ ہے اَرْذَلِ الْعُمُرِ عمر طویل نہیں بلکہ اَرْذَلِ الْعُمُرِ اور اس سے مراد وہ عمر ہے کہ جس میں حواس صحیح نہ رہیں ! ! ﴿ لِکَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا ﴾ جاننے کے بعد ایسے ہوجائے جیسے کچھ جانتا ہی نہیں ! ! یہ نہ ہونے پائے اس سے پناہ مانگی ہے !

اسی طرح بہت چیزیں بتائی گئی ہیں جو اتنی ہیں کہ وہ اسلام کے علاوہ کہیں اور نہیں ہیں کیونکہ یہ تعلیمات تو رسول اللہ ﷺ سے اب تک محفوظ چلی آرہی ہیں ! اور سب وہ ہیں جو قرآن پاک سے مطابقت رکھتی ہیں جو صحت کی دلیل ہے ! ! !

تو آقائے نامدار ﷺ نے توبہ بتلائی ہے اور وہ اس وقت سے پہلے پہلے بتلایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ جب تک غرغرے کی کیفیت نہ ہو وہ عالم نظر نہ آئے اس وقت تک ایمان بھی معتبر ہے توبہ بھی معتبر ہے !

حبطِ عمل کے درجے :

میں یہ ذکر کر رہا تھا کہ گناہ جو ہیں وہ لے جاتے ہیں کفر کی طرف جیسے کہ قرآن پاک میں کافروں کے بارے میں ہے کہ ﴿ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ﴾ [۲] ان کے اعمال جو ہیں بے وزن ہوگئے ساقط الاعتبار ہوگئے !

اور یہ بھی ہے کہ جو نبی ﷺ کی نافرمانی کرے گناہ کرے بے ادبی کرے تو اسے ڈرنا چاہیے ! ﴿ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴾ [۳] تو یہ ''حبطِ عمل'' ایک لفظ ہے جو قرآنِ پاک میں آیا ہے اس کی درجہ بندی کی ہے !

---

[۱] صحیح البخاری رقم الحدیث ۶۳۷۴ [۲] سُورة اٰلِ عمران : ۲۲ [۳] سُورة الحجرات : ۲

☆ حبطِ اعمال کا درجہ کم سے کم تو یہ ہے کہ جس طرح کسی عمل کو کرنا چاہیے آدمی اس طرح انجام نہ دے ! یہ بھی ایک حبطِ عمل ہے نقصان ہے عمل میں !

☆ اور اس سے آگے جو اور درجات ہیں حبطِ عمل کے ان میں خدا کے یہاں ایک اِحباط ''تَوْقِیْفِیْ'' بھی ہوتا ہے ! وہ اس طرح کہ اس کے سارے کام بیکار گئے ایسے کہ اس کو ایک جگہ ٹھہرا دیا گیا ! سزاءً کھڑا کر دیا گیا روک دیا گیا ! !

☆ اور ''تَعْذِیْبِی'' بھی ہوتا ہے ! وہ ایسے ہوتا ہے کہ اس کی نیکیاں اکارت گئیں معاذ اللّٰہ ! اور اتنی کہ تعذیب کی نوبت آگئی، گویا احباطِ تعذیب ہوگیا کہ اس میں خدا کی طرف سے گرفت کی جائے اور عذاب میں مبتلا رہے معاذ اللّٰہ ! تین تو یہ ہوگئے !

چوتھا جو بنتا ہے درجہ وہ ہے ''اِحْبَاطِ کُلِّی'' ! احباطِ کلی کا مطلب تو یہ ہے کہ بالکل عمل ختم، کچھ رہا ہی نہیں ! اس کا مطلب یہ ہے کہ معاذ اللّٰہ رفتہ رفتہ رفتہ ہوتے ہوتے اتنا وہ بڑھ گیا کہ ایمان سے نکل گیا ! تو یہ احباطِ کلی ہوگا ! یہ بہت بڑی اور بہت خطرناک چیز ہے ! !

اللہ تعالیٰ ہر قسم کے حبطِ عمل سے پناہ میں رکھے اپنے فضل و کرم سے، مبتلا تو سب ہیں کسی نہ کسی قسم کے حبطِ عمل میں! باقی اللہ کی گرفت نہ ہو اور رحمت رہے شاملِ حال تو پھر وہ بچ جاتا ہے ! !

یہاں یہ بتلایا گیا کہ جس نے کتنے بھی گناہ کرلیے ہوں لیکن وہ توبہ کی طرف آرہا ہے اور ابھی زندگی باقی ہے ایک دن بھی باقی ہے ایک گھنٹہ بھی باقی ہے آدھا گھنٹہ پانچ منٹ بھی باقی ہیں توبہ کرسکتا ہے جب توبہ کرلے گا تو قبول ہوجائے گی ! مَالَمْ یُغَرْغِرْ (غرغرہ سے پہلے پہلے)

شیطان کا عزم :

حدیث شریف میں آتا ہے کہ شیطان نے کہا ہے وَعِزَّتِکَ یَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ خداوندِ کریم تیری عزت کی قسم اے پروردگار میں تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گویا زندگی بھر ! !

اللہ کا وعدہ :

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بالمقابل اپنی رحمت کا وعدہ فرمایا فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ اپنی عزت اپنے جلال اور اپنے مکان کی بلندی کی قسم ہے لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ[1] تو جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشتا ہی رہوں گا تو استغفار بہت بڑی چیز ہے ! ''توبہ'' یعنی گناہ سے رجوع کرنا ''استغفار'' یعنی خدا سے معافی اور اس کی رحمت طلب کرنا یہ نہایت ضروری ہے ![2] اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا اور آخرت میں اپنی رحمتوں سے نوازے ، آمین ! اختتامی دعاء..............(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ مارچ ۲۰۰۹ء)

قطب الاقطاب شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاںؒ

کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سنے اور پڑھے جا سکتے ہیں

https://www.jamiamadniajadeed.org/bayanat/bayan.php?author=1

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب الاستغفار و التوبۃ رقم الحدیث ۲۳۴۴

[2] انتباہ : مگر جو گناہ بندوں کے حقوق سے تعلق رکھتے ہوں ان میں صرف دل میں ندامت اور اعتراف کافی نہیں ہے جس بندہ کا حق تلف کیا ہو اور اس کے ساتھ ظلم و زیادتی کی ہو اس کو دنیا ہی میں اس کا حق ادا کرنا یا اس سے معاف کرانا بھی ضروری اور لازمی ہے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں فرماتے ۔ محمود میاں غفرلہٗ